از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 18 اگست 1958

بدری رائے و دیگر

بنام

دی سٹیٹ آف بہار

(بی پی سنہا اور جعفر امام جسٹس صاحبان)

ثبوت-سرکاری ملازم کو رشوت دینے کی سازش-کو کونسپائریٹر کے بیانات-جب دوسروں کے خلاف قابل قبول ہو-انڈین پینل کوڈ (ایکٹ 45، سال 1860)، دفعات A165،B120-انڈین ایویڈنس ایکٹ (1، سال 1872)، دفعہ 10-

اپیل گزاروں پر مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ 165 A کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 120 B کے تحت الزامات کے تحت مقدمہ چلایا گیا، جس میں انہوں نے اپنے عوامی فرائض کی انجام دہی کے سلسلے میں ایک سرکاری ملازم کو رشوت دینے کے جرم کی سازش کی تھی۔ ان کے خلاف مقدمہ یہ تھا کہ 24 اگست 1953 کو جب انسپکٹر آف پولیس جو ایک ایسے معاملے کی تحقیقات کا انچارج تھا جس میں دوسرا اپیل کنندہ ملوث تھا، پولیس اسٹیشن جا رہا تھا، اپیل کنندگان نے اسے سڑک پر روکا اور دوسرے اپیل کنندہ نے اسے قابلِ قدر غور کے لیے مقدمے کو خاموش کرنے کو کہا۔ کچھ دن بعد، 31 اگست کو پہلے اپیل کنندہ نے پولیس اسٹیشن میں انسپکٹر کو 500 روپے کے کرنسی نوٹوں پر مشتمل ایک پیکٹ پیش کیا اور اسے بتایا کہ دوسرے اپیل کنندہ نے 24 اگست کو اس کے ساتھ ہونے والی بات چیت کے مطابق اس کے بذریعے رقم بھیجی تھی، تاکہ کیس کو دبانے پر غور کیا جا سکے۔ نچلی عدالتوں نے استغاثہ کی جانب سے پیش کیے گئے شواہد کو قبول کیا اور اپیل گزاروں کو مجرم قرار دیا۔ خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل پر یہ دلیل دی گئی کہ عدالت کے پاس یہ یقین کرنے کی کوئی معقول بنیاد نہیں ہے کہ اپیل گزاروں نے جرم کرنے کی سازش کی تھی اور یہ کہ 31 اگست کا بیان

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and integrity of this document

دوسرے اپیل گزار کے خلاف قابل قبول نہیں تھا کیونکہ (1) دفعہ 120B کے تحت الزام جان بوجھ کر اس لیے شامل کیا گیا تھا کہ ایک کا عمل یا بیان دوسرے کے خلاف قابل قبول ہو، اور (2) سازش کا مقصد، یعنی خفیہ رقم کی ادائیگی، زیر بحث بیان سے پہلے مکمل کر لی گئی تھی:

قرار پایا گیا، (1) کہ 24 اگست کا واقعہ اس بات کا ثبوت تھا کہ جرم کرنے کا ارادہ دونوں اپیل گزاروں نے اس تاریخ کو یا اس سے پہلے قبول کیا تھا جس سے سازش کے وجود کا واضح اشارہ ملتا ہے، اور یہ کہ پہلے اپیل کنندہ کا 31 اگست کو دیا گیا بیان نہ صرف یہ ثابت کرنے کے لیے قابل قبول تھا کہ دوسرے اپیل کنندہ نے جرم کے ارتکاب میں پہلا اپیل کنندہ اپنے ایجنٹ کو تشکیل دیا تھا بلکہ سازش کے وجود کو ثابت کرنے کے لیے بھی؛ اس لیے عدالت کو مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ 165 A کے تحت اس کے ساتھ دفعہ 120B کے تحت الزام تیار کرنے کا جواز پیش کیا گیا۔

(2) کہ رشوت کی ادائیگی اور اس کے ساتھ 31 اگست کا بیان، اسی لین دین کا حصہ تھا، جو سازش کے دوران کیا گیا تھا، اور اس لیے زیر بحث بیان بھارتیہ ایویڈنس ایکٹ کی دفعہ 10 کے تحت قابل قبول تھا۔

مرزا اکبر بنام دی کنگ ایمپرر، (1940) ایل آر 67 آئی اے 336 اور آر بنام بلیک، (1844)6 کیو بی 126، پر انحصار کیا۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 79، سال 1956۔

خصوصی مقدمہ نمبر 14، سال 1954 میں بھاگلپور میں خصوصی جج کی عدالت کے 26 جولائی 1954 کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہونے والی فوجداری اپیل نمبر 370، سال 1954 میں پٹنہ عدالت عالیہ کے 7 ستمبر 1955 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

بی آر ایل آئینگر، اپیل نمبر 1 کے لیے۔

ایس پی سنہا اور پی سی اگروالا، اپیل نمبر 2 کے لیے۔

آر سی پرساد، مدعا علیہ کے لیے۔

18.1958 اگست۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

عدالت کا فیصلہ جسٹس سنہا نے سنایا۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل نچلی عدالتوں کے ہم آہنگی کے فیصلوں اور احکامات کے خلاف ہدایت کی جاتی ہے، جس میں دونوں اپیل گزاروں کو دفعہ 120B کے تحت سزا سنائی جاتی ہے جسے دفعہ 165A، مجموعہ تعزیرات ہند کے ساتھ پڑھا جاتا ہے، اور انہیں 18 ماہ کی قید بامشقت کی سزا سنائی جاتی ہے، اور ہر ایک کو 200 روپے کا جرمانہ ادا کیا جاتا ہے، اور جرمانے کی ادائیگی میں ناکامی پر 6 ماہ کی مزید قید بامشقت کی سزا سنائی جاتی ہے۔ پہلی اپیل کنندہ بدری کے سلسلے میں دفعہ 165A کے تحت ایک علیحدہ سزا درج کی گئی ہے۔ اس عنوان کے تحت، اسے 18 ماہ کی قید بامشقت کی سزا سنائی گئی ہے، یہ سزا مشترکہ الزام کے تحت سزا کے ساتھ ساتھ چلتی ہے۔

نچلی عدالتوں کے ذریعہ پائے جانے والے حقائق، جنہیں ہمارے سامنے کامیابی سے چیلنج نہیں کیا جا سکا، مندرجہ ذیل ہیں: دوسرا اپیل کنندہ، رام جی سونار، پیشے کے لحاظ سے ایک سنار ہے اور گاؤں نوگاچیا میں مرکزی سڑک پر ایک دکان چلاتا ہے۔ اس گاؤں میں ایک پولیس اسٹیشن ہے اور زیر بحث دکان پولیس اسٹیشن کی عمارت اور انسپکٹر آف پولیس کے رہائشی کوارٹروں کے درمیان واقع ہے، جو اس معاملے میں پہلا اِطلاع دہندہ تھا، جس کے نتیجے میں اپیل گزاروں کو سزا سنائی گئی جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ پہلا اپیل کنندہ، بدری، دوسرے اپیل کنندہ کی مذکورہ دکان سے تقریباً 50 گز کے فاصلے پر اسی گاؤں میں چھوٹے لڑکوں کے لیے ایک اسکول چلاتا ہے۔ 22 اگست 1953 کو، پہلے اِطلاع دہندہ، جو پولیس انسپکٹر کے عہدے پر فائز تھے، پولیس اسٹیشن کے انچارج تھے، نے دوسرے اپیل کنندہ رام جی کے گھر کے سامنے ایک خالی عمارت سے کچھ زیورات اور پگھلی ہوئی چاندی ضبط کی۔ ان زیورات کو دور دراز سے آنے والے چھ اجنبی پگھلا رہے تھے، جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انہیں رام جی نے پگھلانے کے لیے آلات فراہم کیے تھے۔ یہ ضبطی اس شبہ پر کی گئی کہ زیورات اور پگھلی ہوئی چاندی جائیداد مسروقہ تھی، جسے رام جی کو اس شکل میں فروخت کیا جانا تھا جس کی شناخت کسی جائیداد مسروقہ سے نہیں کی جا سکتی تھی۔ ضبط شدہ جائیدادوں کی ضبطی فہرست بنانے کے بعد، پولیس افسر نے رام جی کے ساتھ ساتھ دیگر چھ اجنبیوں کو بھی گرفتار کر لیا۔ اسی دن رام جی کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔ اس طرح اس معاملے میں پولیس کی تحقیقات شروع ہوئیں۔ اس عرصے کے دوران، 24 اگست 1953 کو، تقریباً 1 بجے، انسپکٹر اپنے رہائشی کوارٹروں سے پولیس اسٹیشن جا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

رہے تھے، جب دونوں اپیل گزاروں نے سڑک پر ان کا مقابلہ کیا، اور رام جی نے ان سے کہا کہ وہ ایک قابل قدر غور کے لیے مقدمے کو خاموش کر دیں۔ انسپکٹر نے ان سے کہا کہ وہ سڑک پر ان سے بات نہیں کر سکتا، اور انہیں پولیس اسٹیشن آنا چاہیے۔ اس کے بعد انسپکٹر نے اپنے افسر بالا ڈی ایس پی (گواہ استغاثہ 8) اور سب انسپکٹر، گواہ استغاثہ 9 کو اس معاملے کی اطلاع دی، جو اسی پولیس اسٹیشن سے منسلک ہے۔ اسی سال 31 اگست کو، پہلا اپیل کنندہ، بدری، تھانے آیا، تھانے کے مرکزی کمرے میں انسپکٹر کو دیکھا، اور اسے پرانے اخبار کے ایک ٹکڑے میں لپٹا ہوا ایک پیکٹ پیش کیا، جس میں 500 روپے کے کرنسی نوٹ تھے۔ اس نے انسپکٹر، (گواہ استغاثہ 1) کو بتایا کہ دوسرے اپیل کنندہ، رام جی نے، رام جی کے خلاف زیر التواء مقدمے کو دبانے کے لیے غور کے طور پر، 24 اگست کی شام کو اس کے ساتھ ہونے والی بات چیت کے مطابق اس کے بذریعے رقم بھیجی تھی۔ جس وقت پیشکش کی گئی تھی، اس وقت ایک مقامی تاجر (گواہ استغاثہ 7) کے علاوہ کئی پولیس افسران وہاں موجود تھے۔ انسپکٹر نے فوراً اپنے بیان پر رشوت کی پیشکش کی ابتدائی اطلاعی رپورٹ تیار کی اور رقم کی ضبطی کی فہرست تیار کی، اس طرح پیشکش کی، اور فوراً بدری کو گرفتار کر کے تھانے جیل میں ڈال دیا۔ معمول کی تحقیقات کے بعد اپیل گزاروں کو ان کے مقدمے کی سماعت پر رکھا گیا، جس کا نتیجہ اوپر بتایا گیا تھا۔

نیچلی دونوں عدالتوں نے پایا ہے کہ استغاثہ کا مقدمہ، جس کا خلاصہ اوپر دیا گیا ہے، اچھے اور قابل اعتماد شواہد سے ثابت ہوا ہے، اور یہ کہ دفاعی مقدمہ کہ انسپکٹر نے رامجی کو غلط طریقے سے گرفتار کرنے کے نتائج کے خلاف اپنا دفاع کرنے کے لیے مقدمہ شروع کیا تھا، بے بنیاد تھا۔ ہم استغاثہ کی جانب سے اس معاملے میں پیش کیے گئے اور نچلی عدالتوں کے ذریعے قبول کیے گئے شواہد پر رکھی ہوئی تنقید سے متاثر نہیں ہیں۔ عام طور پر، یہ عدالت حقائق کے بیک وقت نتائج میں مداخلت نہیں کرتی ہے۔

اس اپیل میں اٹھایا گیا واحد سنجیدہ سوال دوسرے اپیل کنندہ رام جی کی جانب سے اٹھایا گیا نقطہ ہے کہ آیا پہلے اپیل کنندہ بدری کی طرف سے 31 اگست 1953 کو دیا گیا یہ بیان کہ اسے دوسرے اپیل کنندہ نے پولیس افسر کو رشوت کے طور پر پیش کی جانے والی رقم کے ساتھ بھیجا تھا، اس کے خلاف قابل قبول تھا۔ اپیل کنندہ کے فاضل وکیل ثبوت کے اس ٹکڑے کی قبولیت پر اپنے اعتراض

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کی بنیاد کو واضح طور پر مرتب کرنے کے قابل نہیں تھا، جو دونوں ملزموں کے خلاف الزام کی بنیاد ہے۔ بھارتیہ ایویڈنس ایکٹ کی دفعہ 10، اس دلیل کا مکمل جواب ہے۔ دفعہ ان شرائط میں ہے:--

"10. جہاں یہ یقین کرنے کی معقول بنیاد موجود ہو کہ دو یا دو سے زیادہ افراد نے مل کر کسی جرم یا قابل عمل غلطی کی سازش کی ہے، ایسے افراد میں سے کسی نے اپنے مشترکہ ارادے کے حوالے سے جو کچھ بھی کہا، کیا یا لکھا ہے، اس وقت کے بعد جب اس طرح کے ارادے کو پہلی بار ان میں سے کسی نے قبول کیا تھا، وہ ایک متعلقہ حقیقت ہے جو ان افراد میں سے ہر ایک کے خلاف ہے جس کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ وہ اس طرح کی سازش کر رہا ہے، اور ساتھ ہی سازش کے وجود کو ثابت کرنے کے مقصد سے کہ یہ ظاہر کرنے کے مقصد سے کہ ایسا کوئی شخص اس میں فریق تھا۔"

24 اگست کا واقعہ، جب دونوں اپیل گزاروں نے انسپکٹر سے اس تجویز کے ساتھ رابطہ کیا کہ وہ دوسرے اپیل گزار کے خلاف کیس کو دبا دے، جس کے لیے اسے کافی انعام دیا جائے گا، اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ دونوں افراد نے اپنے عوامی فرائض کی انجام دہی کے سلسلے میں ایک سرکاری ملازم کو رشوت دینے کے جرم کی سازش کی تھی۔ اس لیے اس میں کوئی شک نہیں ہو سکتا کہ عدالت کے پاس یہ یقین کرنے کے لیے معقول بنیاد تھی کہ اپیل گزاروں نے جرم کرنے کی سازش کی تھی۔ اس لیے ان دونوں کے خلاف دفعہ 120B کے تحت مناسب طریقے سے فرد جرم عائد کی گئی تھی۔ ایسا ہونے کی وجہ سے، دونوں اپیل گزاروں میں سے کسی ایک کی طرف سے مشترکہ ارادے، یعنی رشوت کی پیشکش کی سازش کے حوالے سے جو کچھ بھی کہا یا کیا گیا، وہ ان دونوں کے خلاف یکساں طور پر قابل قبول تھا۔ 31 اگست کو پہلے اپیل کنندہ کی طرف سے دیا گیا بیان، کہ اسے دوسرے اپیل کنندہ نے رشوت کی پیشکش کرنے کے لیے بھیجا تھا تاکہ اس معاملے کو جو اس وقت زیر تفتیش تھا، نہ صرف بیان دینے والے پہلے اپیل کنندہ کے خلاف قابل قبول ہے بلکہ دوسرے اپیل کنندہ کے خلاف بھی قابل قبول ہے، جس کا ایجنٹ سابقہ سازش کے مقصد کی پیروی میں تھا۔ یہ بیان نہ صرف یہ ثابت کرنے کے لیے قابل قبول ہے کہ دوسرے اپیل کنندہ نے جرم کے ارتکاب میں پہلا اپیل کنندہ اپنے ایجنٹ کو تشکیل دیا تھا، بلکہ خود سازش کے وجود کو بھی ثابت کرنے کے لیے۔ 24 اگست کا واقعہ اس بات کا ثبوت ہے کہ جرم کرنے کے ارادے پر دونوں نے اس تاریخ کو یا اس سے پہلے غور کیا تھا۔ اس تاریخ کو اور اس کے بعد دونوں سازش کاروں میں سے کسی ایک کی طرف سے جو کچھ بھی کہا گیا یا کیا گیا یا لکھا گیا جب تک کہ سازش کا مقصد پورا نہ ہو جائے، وہ ان دونوں کے خلاف ثبوت ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and integrity of this document

دوسرے اپیل کنندہ کی جانب سے یہ تجویز پیش کی گئی کہ مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ 120B کے تحت الزام کو استغاثہ نے جان بوجھ کر شامل کیا تھا تاکہ پہلے اپیل کنندہ کے 31 اگست کے بیان کو دوسرے اپیل کنندہ کے خلاف قابل قبول بنایا جا سکے، بصورت دیگر اسے اس کے خلاف ثبوت کے طور پر استعمال نہیں کیا جا سکتا تھا۔ جیسا کہ پہلے ہی اشارہ کیا گیا ہے، 24 اگست کا واقعہ، سازش کے وجود کا واضح اشارہ ہے، اور عدالت نے دفعہ 120B کے تحت بھی الزام تیار کرنے میں مکمل طور پر جواز پیش کیا۔ یہ کہنا قانون میں کوئی جواب نہیں ہے کہ جب تک اس دفعہ کے تحت الزام نہیں بنایا گیا تھا، ایک کا عمل یا بیان دوسرے کے خلاف قابل قبول نہیں ہو سکتا تھا۔ بھارتیہ ایویڈنس ایکٹ کی دفعہ 10، جان بوجھ کر نافذ کی گئی ہے تاکہ جرم کی نوعیت کی وجہ سے سازش کرنے والوں کے پورے جسم کے خلاف اس طرح کی کارروائیوں اور بیانات کو قابل قبول بنایا جا سکے۔ ایک سازش خفیہ طور پر کی جاتی ہے اور اندھیرے میں اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ قدرتی طور پر، اس لیے، استغاثہ کے لیے یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ ایک ملزم کے ہر الگ تھلگ عمل یا بیان کو دوسرے کے اعمال یا بیانات سے جوڑے، جب تک کہ ان سب کو ایک ساتھ جوڑنے والا مشترکہ بندھن نہ ہو۔ عام طور پر، خاص طور پر کسی فوجداری مقدمے میں، ایک شخص کو دوسرے کے اعمال یا بیانات کا ذمہ دار نہیں بنایا جا سکتا۔ یہ تب ہی ہوتا ہے جب کسی جرم کے ارتکاب کے مشترکہ ارادے کو آگے بڑھانے کے لیے ٹھوس کارروائی کا ثبوت ملتا ہے، کہ قانون نے مشترکہ ذمہ داری کا یہ اصول اس اصول پر متعارف کرایا ہے کہ سازش میں ملوث ہر شخص باقی لوگوں کے ایجنٹ کے طور پر کام کر رہا ہے۔ جیسے ہی عدالت کے پاس یہ یقین کرنے کے لیے معقول بنیاد ہو کہ متعدد افراد کے درمیان مفاد کی شناخت یا مقصد کی جماعت ہے، کسی بھی سازش کرنے والے کے ذریعے کیا گیا کوئی عمل، یا کیا گیا کوئی بیان یا اعلامیہ، فطری طور پر، دوسرے سازش کرنے والوں کا عمل یا بیان قرار دیا جاتا ہے، اگر اس عمل یا اعلامیے کا سازش کے مقصد سے کوئی تعلق ہے۔ بصورت دیگر، اندھیرے میں کسی چیز کے خلاف خفیہ طریقے سے کیے گئے مذموم اقدامات اس مشترکہ مقصد کے حوالے کے بغیر قابل فہم نہیں ہو سکتے جو سازش کے انفرادی ارکان کی جانب سے کیے جانے والے اعمال یا غیر قانونی غلطیوں کے سلسلے میں چل رہے ہوں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and integrity of this document

یہ بھی تجویز کیا گیا کہ 31 اگست کو پہلے اپیل کنندہ کی طرف سے ادائیگی کے مقصد کے بارے میں دیا گیا بیان، جو ادائیگی کے بعد دیا گیا تھا، ثبوت میں قابل قبول نہیں تھا کیونکہ سازش کا مقصد زیر بحث بیان سے پہلے ہی پورا ہو چکا تھا۔ مرزا اکبر بنام دی کنگ ایمپرر ([1]) میں عدالتی کمیٹی کے عزت ماب کے فیصلے پر اس سلسلے میں انحصار کیا گیا تھا۔ لیکن یہ فیصلہ اپنے آپ میں اٹھائے گئے دلیل کا جواب ہے۔ ادائیگی کی گئی تھی، اور یہ بیان کہ یہ دوسرے اپیل کنندہ کے خلاف کیس کو دبانے کے لیے کیا جا رہا تھا، اسی لین دین کا ایک حصہ ہے، یعنی بیان رشوت کی ادائیگی کے عمل کے ساتھ تھا۔ اس لیے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ بیان سازش کا مقصد پورا ہونے کے بعد دیا گیا تھا۔ سازش کا مقصد دوسرے اپیل کنندہ کے خلاف فوجداری مقدمے کو مقدمے کی تحقیقات کے انچارج سرکاری ملازم کو رشوت دے کر روکنا تھا۔ سازش کا مقصد ابھی پورا ہونے سے بہت دور تھا جب زیر بحث بیان دیا گیا تھا۔ اس موضوع پر سب سے اہم مقدمہ آر بنام بلیک ([1]) کا ہے۔ یہ فیصلہ سوال کے مثبت اور منفی دونوں پہلوؤں کے لیے ایک اختیار ہے۔ یہ بتاتا ہے کہ کیا قابل قبول ہے اور کیا قابل قبول نہیں ہے۔ اس نے مؤقف اختیار کیا کہ سازش کے مقاصد کو عملی جامہ پہنانے کے لیے اصل میں استعمال ہونے والی دستاویزات قابل قبول تھیں، اور یہ کہ وہ دستاویزات جو سازش کے مقصد کو حاصل کرنے کے بعد سازش کرنے والوں میں سے ایک نے بنائی تھیں، قابل قبول نہیں تھیں۔ بھارتیہ ایویڈنس ایکٹ کی دفعہ 10 اسی طرح کی ہے۔ یہ واضح ہے کہ موجودہ معاملے میں زیر بحث بیان سازش کے دوران پہلے اپیل کنندہ نے دیا تھا، اور اس کے ساتھ رقم کی ادائیگی کا عمل بھی شامل تھا، اور واضح طور پر اوپر مذکور دفعہ 10 کی توضیعات میں اس کا احاطہ کیا گیا ہے۔ اس لیے یہ ماننا ضروری ہے کہ اس اپیل میں اٹھائے گئے قانون کے واحد سوال میں کوئی بنیاد نہیں ہے۔ اس کے مطابق اسے مسترد کر دیا جاتا ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document